Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۷۰/۳۵ | ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ؛ ۲۵ شہادت ۱۳۶۰ ہش ؛ ۲۵ اپریل ۱۹۸۱ء | نمبر ۹۲

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۲ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

ابھی انفلوانزا کا اثر باقی ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے آپ کو بیماری سے نجات دے۔ اور پوری کاوش اور تندہی سے جملہ مقاصد دینیہ کی بجا آوری کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہر گام پر حامی و ناصر ہو۔ آمین

-• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کمزوری اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور لمبی عطا کرے آمین

-• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

"مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب مبلغ ہیگ ہالینڈ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں دل کا دورہ ہوا اور ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں"

-• محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت المصلح الموعود تحریر فرماتی ہیں:۔

میری نند بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم بنت حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ جسمانی لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ احباب کرام سے ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ہر قسم کی ملاقات بند رہے گی۔ امراء صاحبان احباب جماعت کو اطلاع کروا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

کتابیں خریدنے اور پھر پڑھنے کا شوق پیدا کریں

حضور ایدہ اللہ

یہ ہماری جماعت کی روایت کا حصہ بننا چاہیئے کہ ہم نے ہر وقت علم حاصل کرنا ہے

۶۲ ویں مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے آخری روز سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا اختتامی خطاب

۶۲ ویں مجلس مشاورت۔ آخری روز۔ آخری اجلاس

(قسط نمبر ۱۱)

مجلس مشاورت کے آخری روز دن کے ۱½ بجے تمام ایجنڈے پر بحث مکمل ہو گئی۔ تو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنا اختتامی خطاب شروع فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ پہلی بات جو میں اس وقت دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جو مہذب غیر مہذب دنیا ہے ان میں اس کثرت سے کتب شائع ہوتی ہیں کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ ۲۰ لاکھ کی تعداد میں ایسی کتاب شائع ہو جاتی ہے۔ جسے آپ اپنی زبان میں محض بکواس کہیں گے۔ لیکن یہ چیزیں بھی پڑھنے والے پڑھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب یہ بات ان قوموں کی روایت بن چکی ہے کہ ایک شخص کے خریدے ہوئے اخبار کو کوئی دوسرا نہیں پڑھتا۔ پڑھنا ہوگا تو خود خریدیں گے اگر وہ بس میں سفر کر رہے ہیں۔ تو ایک مسافر مثلاً آکسفورڈ سے لنڈن جا رہا ہے قریباً دو گھنٹے کا سفر ہے۔ اس سفر سے پہلے وہ اخبار خرید لیں گے۔ اور جاتے ہوئے اپنی سیٹ پر اخبار چھوڑ جائیں گے اور نئے سوار ہونے والے پہلے سے سیٹ پر پڑا ہوا اخبار نہیں پڑھیں گے۔ بلکہ اپنا نیا اخبار خریدیں گے۔ ہمارے ہاں تو قرآن کریم اگر ایک آدمی خرید لے تو باقی پچاس کہتے ہیں کہ اب کیا خریدنا ہے۔ اسی سے لے کر پڑھ لیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اب یہ روایت ہمارے اندر پیدا ہونی چاہیئے کہ علم ہر وقت سیکھتے رہنا ہے۔ حضور نے علم سیکھنے کے بارے میں اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت کتابیں شائع نہیں ہوتی تھیں۔ اور نہ اس مقدار میں لکھی جاتی تھیں جتنی اس وقت لکھی جاتی ہیں۔ اس وقت علم کی پیاس کا یہ حال تھا کہ صحابہ کرام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و روایات ایک دوسرے سے پوچھتے رہتے تھے۔ اور کوئی نہ کوئی حصہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہر وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر وقت موجود رہتا تھا اور پھر یہ نہیں ہوتا تھا کہ بس سن لیا تو کافی ہے۔ بلکہ وہ اسے یاد رکھتے تھے اور آگے پہنچاتے تھے۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ نے ایسے امام نہ پیدا کر دیئے جنہوں نے حدیثیں جمع کیں اور کتابیں لکھیں۔ اس وقت تک اللہ تعالےٰ نے یہ روشنی ضائع نہیں ہونے دی۔ بلکہ سینوں میں محفوظ رکھی۔ ان میں امام بخاری کی کتاب کی افادیت زیادہ ہے۔ اللہ تعالےٰ جزا دے انکو۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی جو شکل اس وقت ہے وہ تو صحابہ کرام کے وقت میں نہیں تھی۔ امت مسلمہ نے اس کو بھی سینوں میں محفوظ رکھا۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے نبی اکرم صلے اللہ کو مطبع خانوں کی بجائے ہزاروں حفاظ دیئے۔ ایسے حفاظ کہ ان سے جہاں سے چاہو قرآن کریم سن لو۔ پھر جب کتابیں چھپنی شروع ہو گئیں تو لوگوں نے حافظہ پر زور ڈالنا کم کر دیا۔ اب جو کچھ کتابوں میں آ چکا ہے۔ اس کا علم تو کتابیں پڑھے بغیر آ نہیں سکتا۔ اس کے لئے تو کتاب پڑھنی پڑے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر یہ جماعت احمدیہ کے افراد دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ کتابیں پڑھتے ہیں لیکن ابھی بھی کتابیں پڑھنے والے کم ہیں۔ اور پھر یہ بات ہے کہ کتابیں خریدنے

(باقی دیکھیں ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۲۵ شہادت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ حق کا شیوہ تسلیم و رضا اور اسکا عظیم الشان ثمرہ

[illegible] کو پیدا کر کے لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کے لئے اپنے خاص بندوں کو مبعوث کرنے کے نہایت ہی بابرکت سلسلہ کا آغاز فرمایا ہے حق اور باطل کی آویزش کا سلسلہ بھی اس وقت سے ہی چلتا چلا آرہا ہے اور دنیا بار بار یہ نظارہ دیکھتی چلی آرہی ہے کہ ابتداء میں اہل دنیا بہت زور اور طاقت میں ہوتے ہیں اور نظر آتا ہے کہ وہ حق اور اہل حق کو صفحۂ ہستی سے نابود کر کے رکھ دیں گے لیکن ہوتا یہی ہے کہ دنیا والے اپنی قوت اور طاقت کے باوجود شکست کھاتے ہیں اور اہل حق اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود غالب آئے بغیر نہیں رہتے۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دنیا والے اہل حق کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں جبکہ اہل حق خدائی منشاء اور اذن کے مطابق عمل پیرا ہوتے ہوئے ان کی مرضی پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور نہ وہ کبھی تیار ہو سکتے ہیں۔ دنیا والے انہیں مسلسل کہہ رہے ہوتے ہیں:۔

(۱) اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (یٰسٓ آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ ہم تو تمہارا اپنی طرف آنا منحوس قرار دیتے ہیں۔ اگر تم اپنی ان باتوں سے رکو گے نہیں تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

(۲) لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ (اعراف آیت ۸۹)

ترجمہ:۔ اے شعیب! ہم تجھ کو اور ان کو جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے اور یا پھر تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے۔

ان کے بالمقابل اہل حق کے کانوں میں مسلسل یہ خدائی آواز آرہی ہوتی ہے:۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

(الشوریٰ آیت: ۱۶)

ترجمہ:۔ اور (اے مخاطب) تو (اسی طرح دین پر) استقلال سے قائم رہ جس طرح تجھے کہا گیا ہے اور ان (مخالفین حق) کی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور کہہ دے کہ اللہ نے اپنی کتاب سے جو کچھ اتارا ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل سے فیصلہ کروں۔ اللہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ہمیں (ایک دن) جمع کریگا اور اسی کی طرف ہم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

ہمیشہ ہی اہل حق، مخالفین حق کی خواہشات کو نظر انداز کر کے خدائی آواز پر کان دھرتے ہوئے حق پر قائم رہتے اور حق پر عمل پیرا رہنے میں صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے رہے۔ ان کا صبر اور ان کی استقامت تائید و نصرت الٰہی کو جذب کرتے اور انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کرنے کا موجب بنتی رہی۔ یوں تو تمام انبیاء ماسبق اور ان کے متبعین اپنے اپنے زمانہ میں مخالفین کی ایذا رسانیوں، پابندیوں اور بندشوں پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کر کے رضاء الٰہی کو مقدم رکھنے کا بہت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے اور غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے رہتے۔ لیکن صبر و استقامت اور رضاء الٰہی کو مقدم رکھنے کا جو نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قدسی صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کفار مکہ کی ایذا رسانیوں کے بالمقابل دکھایا تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس اس ضمن میں پہلے اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصور کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخدلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ ملتا ہے۔ کیا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لمحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں۔ بعض لوگ غلط فہمی سے کہہ اٹھتے ہیں کہ آپ تو خدا کے حبیب، مصطفیٰ، مجتبیٰ تھے پھر یہ مصیبتیں اور مشکلات کیوں آئیں۔ میں کہتا ہوں کہ پانی کیلئے جب تک زمین کو نہ کھودا جاوے اسکا جگر نہ پھاڑا جاوے وہ کب نکل سکتا ہے۔ کتنے ہی گز گہرا زمین کو کھودتے چلے جائیں تب کہیں جا کر خوشگوار پانی نکلتا ہے جو مایۂ حیات ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ لذت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم دکھانے سے نصیب ہوتی ہے، نہیں ملتی جب تک ان مشکلات اور مصائب میں سے ہو کر انسان نہ گزرے وہ لوگ جو اس کوچہ سے بے خبر ہیں وہ ان مصائب کی لذت سے کب آشنا ہو سکتے ہیں اور کب اسے محسوس کر سکتے ہیں۔ انہیں کیا معلوم ہے کہ جب آپ کو کوئی تکلیف پہنچتی تھی اندر سے ایک سرور اور لذت کا چشمہ پھوٹ نکلتا تھا۔ خدا تعالیٰ پر توکل، اس کی محبت اور نصرت پر ایمان پیدا ہوتا تھا۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۸)

پھر کفار مکہ کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں اور اذیتوں پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عدیم النظیر صبر و استقلال اور استقامت و ثبات قدم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر نظر ڈالو۔ آپ کے زمانہ میں کیسے مشکلات کا سامنا تھا مگر آپ کے اور آپ کے صحابہؓ کے وفا، صدق، صبر اور استقامت نے کیا کچھ کر دکھایا۔ یقیناً جانو کہ اگر کروڑ توپ بھی ہوتی جب بھی یہ کام جو ان لوگوں کے ایمان، صدق، صبر اور استقلال نے کر دکھایا ہرگز ہرگز نہ کر سکتی۔ دیکھو آپ کے پاس نہ کوئی فوج تھی، نہ توپیں تھیں، نہ سپاہی تھے مگر اللہ تعالیٰ نے کیسی تائید کی کہ بڑے بڑے لوگ خس و خاشاک کی طرح فتح ہوتے چلے گئے۔"

(الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

الغرض اہل حق کی راہ میں مشکلات و مصائب کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر وہ صبر و رضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اس کے ایک عظیم الشان ثمرہ کے طور پر خدا تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور اسی کے طفیل وہ حالات کی ناسازگاری کے باوجود بالآخر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں اور عند اللہ فائز المرام قرار پاتے ہیں۔ ناقابل بیان مشکلات و مصائب پیش آنے پر تسلیم و رضا اور صبر و ثبات قدم کا سب سے ارفع و اعلیٰ اور لاریب عدیم النظیر نمونہ افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قدسی صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا اور اس عدیم النظیر نمونہ کے طفیل ہی اسلام دنیا میں غالب آیا اور اس شان سے غالب آیا کہ مشرق و مغرب اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے۔

درخواستِ دعا

ناکارہ عرصہ ۱½ ماہ سے پیٹ کی تکلیف اور بائیں بازو میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے فضل عمر ہسپتال سے علاج کروا رہا ہوں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے (محمد ارشد کاتب، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کا شرف، خدا کی حمد اور مخلوق کی خدمت

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک دی (۱) ڈیرہ غازی خان)

خدائے رحمٰن کے اپنے بندوں پر اتنے احسانات ہیں کہ ہم ان کو شمار بھی نہیں کر سکتے اور جو کچھ بھی بندہ اس سے مانگتا ہے اسے مل جاتا ہے۔ فرمایا

وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ
(قرآن)

ماں باپ کی طرح اس کی پرورش اور نگرانی ہر وقت جاری رہتی ہے اور جو کچھ بھی اس کی روزانہ ضروریات ہیں اسے مل جاتی ہیں۔ وہ بھوکا اٹھاتا ہے۔ بھوکا سلاتا نہیں۔ اس کی رحمت یہ الزام لینے کے لئے تیار نہیں کہ میرے بندے کو اپنی بقاء کے لئے کوئی چیز کی ضرورت تھی اور وہ اسے نہیں ملی۔ غرض عطا اور بخشش میں اس نے کافر اور مومن کی تمیز نہیں رکھی، بلکہ بعض صورتوں میں اس نے نافرمانوں کو مومنوں کی نسبت زیادہ دنیاوی انعامات دے رکھے ہیں۔ کسی نے صحیح کہا ہے

عطا میں کافر و مومن کا امتیاز نہیں
ادائے خاص سے یہ فیض عام ہے تیرا

غرض مومن بندہ اگر اس محسن ذات کا شکر گزار نہیں تو وہ اس کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ نہ خدا اسے پاک کرتا ہے نہ اپنے نیک بندوں میں شامل کرتا ہے۔ غرض اس سے پیار کرنے والے تو وہ ہوتے ہیں جو ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ ان کی نظر مادی انعامات کی طرف نہیں منعم پر ہوتی ہے

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔

انہی کے متعلق کہا گیا ہے۔ خدا ان سے راضی اور وہ اپنے رب سے راضی۔

(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ)

لیکن انسان اکثر اوقات ناشکرا بن جاتا ہے۔ اسے خدا کے احسانات اور انعامات کوئی نہیں دیتے وہ اہل نعمت کو دیکھتا ہے۔ اپنے سے کمتر درجہ والوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ دنیادار بڑے عیش اور ٹھاٹھ سے زندگی گذار رہا ہے۔ اس کے پاس دنیاوی سامانوں کی کثرت ہے۔ مال و دولت کی ریل پیل ہے رہنے کے لئے آرام دہ کوٹھیاں اور سواری کے لئے کاریں اور کھانے پینے کے لئے انواع و اقسام کے کھانے اور مشروب غرض وہ یہ دیکھ کر اپنی قسمت کو کوستا ہے کہ میں اس سلسلہ میں بدنصیب ہوں۔ دن رات کام اور محنت کرتا ہوں پھر خوراک بھی معمولی اور سادہ، رہنے کو مکان نہیں یا کرایہ کا مکان غرض ہر ناشکری کا جذبہ غالب رہتا ہے لیکن محسن کائنات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نصیحت فرمائی ہے کہ دنیاوی معاملات میں تم اپنے سے نیچے والے کو دیکھو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا پتہ لگے گا کہ تم پر کیا کیا اور کیسے کیسے انعامات ہیں تیرا رواں رواں اس کے احسانات کے نیچے دبا ہوا ہے۔ بیمار کو دیکھے گا اور اس کی بے بسی کو نوٹ کرے گا۔ تو کہے گا کہ خدایا تیرا شکر ہے تو نے مجھے صحت کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ کسی کو نابینا دیکھے گا تو اپنی آنکھوں کی قدر کرے گا کہ میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں کسی کو نادار اور مفلس دیکھے گا تو اپنے ذرائع معاش کی قدر کرے گا۔ کسی کو بے گھر بے اولاد اور اپاہج دیکھے گا تو اپنے حال پر شکر کرے گا۔ کہ خدا نے اسے ان مصائب سے محفوظ رکھا ہے۔ غرض اس طرح اس کا جذبہ شکر اور سپاس گزاری بیدار ہوگا اور اپنے رب کے احسانوں کو دیکھ کر اور محسوس کر کے اس کا شکر کرے گا۔ تو دیکھو حضورؐ کی نصیحت میں کتنی حکمت پوشیدہ ہے۔ اگر یہ نصیحت ہر وقت مدنظر رہے تو انسان کا دل شاکر اور زبان ذاکر رہے اور وہ خدا کو اپنے سامنے موجود پائے۔

حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ..... سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک بڑھیا تھی جو بڑی نیک اور عبادت گذار تھی میں نے ایک دفعہ اس سے کہا کہ مائی مجھے کوئی خدمت بتاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو اس کو پورا کر کے ثواب حاصل کروں۔ وہ کہنے لگی اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ میں نے پھر اصرار کیا اور کہا کہ کچھ تو بتاؤ۔ میری بڑی خواہش ہے کہ میں تمہاری خدمت کروں۔ وہ کہنے لگی نورالدین! مجھے اور کیا چاہیئے۔ کھانے کے لئے روٹی اور اوڑھنے کے لئے لحاف کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مجھے دو روٹیاں بھجوا دیتا ہے۔ ایک میں کھا لیتی ہوں ایک میرا بیٹا کھا لیتا ہے اور ایک لحاف میرے پاس موجود ہے۔ جس میں ہم دونوں ماں بیٹا سو رہتے ہیں۔ جب میں ایک پہلو پر سوئے ہوئے تھک جاتی ہوں۔ تو کہتی ہوں بیٹا اپنا پہلو بدل لے اور میں دوسرے پہلو پر لیٹ جاتی ہوں۔ اس کا ایک پہلو تھک جاتا ہے تو وہ مجھے کہتا ہے اور میں اپنا پہلو بدل لیتی ہوں۔ بس بڑے مزے سے عمر بسر ہو رہی ہے۔ اور کسی چیز کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے پھر اصرار کیا تو کہنے لگی۔ اچھا اگر تم بہت ہی اصرار کرتے ہو تو مجھے ایک موٹے حرفوں والا قرآن مجید لا دو۔ میری نظر اب کمزور ہو گئی ہے اور باریک حروف اب نظر نہیں آتے۔ موٹے حرفوں کا قرآن مجید مل جائے تو میں آسانی سے قرآن مجید پڑھ سکوں گی۔ اب ایک طرف اس بڑھیا کی حالت کو دیکھو اور دوسری طرف اس امر کو سوچو کہ اب اگر کوئی چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ پانچ سو روپیہ کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے، دو ہزار روپیہ کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ حالانکہ مال حاصل کرنا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود راحت اور چین ہوتا ہے۔ اگر یہی حاصل نہ ہو تو روپیہ لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ لیکن اگر انسان اپنے دل میں جذبہ شکر گزاری کا جذبہ پیدا کر لے تو اسے عالم کا ذرہ ذرہ اپنا محسن دکھائی دیتا ہے۔ اور چونکہ عالم کا ذرہ ذرہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کے نیچے ہے اس لئے اسے خدا ہی اپنا محسن حقیقی نظر آتا ہے۔"

(ص ۲۰۷، ص ۲۰۸)

لیکن اس کے برخلاف مغربی تہذیب نے جس کی بنیاد کفر اور الحاد پر ہے دنیا کو ایک نعرہ دیا ہے کہ اپنا معیار زندگی بڑھاؤ۔ بظاہر یہ نہایت ہی خوبصورت اور پرکشش نعرہ ہے۔ کون نہیں چاہتا کہ اس کا معیار زندگی بلند نہ ہو لیکن اسی نعرہ نے ساری دنیا کو گمراہ کر دیا ہے اور اسی کی وجہ سے دنیا تباہی کے کنارے پہنچ گئی ہے۔ انسان کو تو چاہیئے تھا کہ وہ انسانیت کا معیار بلند کرتا۔ خلق خدا کی خدمت کرتا۔ ایثار کرتا اور لوگوں کے کام آتا کہ اسی میں اس کا شرف ہے۔ مگر وہ دنیاوی معیار زندگی بلند کرنے کی فکر میں ہے اور اسی فکر اور احساس محرومی میں اس کا معیار انسانیت پست ہو گیا ہے۔ وہ اپنے کو مفلوک الحال اور بدنصیب خیال کرتا ہے اور اسی خیال نے اسے لالچی حریص اور حاسد بنا دیا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ دنیا کے اکثر لوگ ٹھاٹھ سے زندگی گزار رہے ہیں میں کیوں محروم رہوں۔ پس اس خیال کی تکمیل کے لئے وہ جائز و ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے اور اسی میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ انسانیت اس کے سامنے کچھ چیز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ڈاکے چور بازاری۔ ذخیرہ اندوزی۔ سمگلنگ اور لوٹ کھسوٹ کے واقعات بڑھ گئے ہیں۔ خوف خدا اور ایمان دلوں سے نکل گیا ہے۔ انسان اپنی حالت پر مطمئن نہیں اور اپنے حال پر شاکر نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحتوں کی وجہ سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور یہ نظام قیامت تک رہے گا اس کے بغیر دنیا کا کام نہیں چل سکتا۔ خدا نے جس کسی کو جس حال میں رکھا ہے اس پر اسے راضی رہنا چاہیئے۔ عبودیت کا دوسرا نام تسلیم و رضا ہے اور جو کچھ ازل سے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ مل کر رہے گا

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ
وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔
(الذاریات)

زمینی کوششیں بیکار ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ملتا۔ بلکہ ملی ہوئی دولت بھی چھن جاتی ہے پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہر ایک سے یکساں ہے۔ کسی کے ساتھ اس نے زیادتی نہیں کی۔ جس کو جس کے قابل سمجھا۔ اسی کے مطابق اس سے معاملہ کیا۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَہَا۔

بالکل صحیح ہے باقی سب فریب نفس اور فریب نظر ہے۔ دنیا تو محض کھیل کود اور تماشا ہے۔ کھیل میں ہر ایک کو اس کی حیثیت کے مطابق کردار دیا جاتا ہے اس میں سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے بادشاہ یا ہیرو کا ہی کردار ملے۔ یہی حال دنیا کا ہے۔ جس کسی کو جس کے مطابق سمجھا اسی کے مطابق اس سے معاملہ کیا۔ یہاں تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ انسان اپنے ماحول

(باقی صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم خوری

محترم بشیر احمد صاحب رفیق ربوہ

ایک انگریزی مقولہ ہے کہ "ہم اپنی قبریں اپنے دانتوں سے کھودتے ہیں"۔

مطلب یہ کہ پُرخوری اور غلط قسم کی چیزیں کھانے کے نتیجہ میں ہم اپنے آپ کو قبروں کی طرف دھکیلتے ہیں۔ پُرخوری اپنی ذات میں ایک ایسی بیماری ہے جس سے بے شمار دوسری مہلک بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ پُرخوری کے نتیجہ میں موٹاپا پیدا ہوتا ہے۔ اور موٹاپے کے نتیجہ میں بہت سے خطرناک امراض جڑ پکڑتے ہیں۔ مثلاً ذیابیطس۔ دل کا فیل ہو جانا وغیرہ۔ یورپ میں جہاں لوگوں کو پُرخوری کی بہت عادت ہو گئی ہے۔ امراض قلب۔ ذیابیطس اور دیگر امراض وبائی صورت اختیار کر چکی ہیں۔ یورپین ممالک میں موٹاپے کو کم کرنے کے لئے ہر سال اربوں پونڈ کی ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ خاص قسم کی غذائیں جو بہت مہنگی ہیں موٹاپے کو کم کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور نہ صرف خاص غذاؤں اور ادویات سے ہی موٹاپے کی روک تھام کے لئے جدوجہد کی جاتی ہے بلکہ جگہ جگہ ایسے سنٹر قائم ہو گئے ہیں۔ جہاں امیر لوگ چند ہفتے قیام کر کے موٹاپے کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان سنٹروں میں رہائش بے حد مہنگی ہوتی ہے۔ یہاں رہ کر اور ہزاروں پونڈ خرچ کرنے کے بعد جو چند پونڈ وزن کم ہو جاتا ہے وہ کام پر واپس آنے کے بعد چند دن کی پُرخوری بلکہ بسیار خوری سے پھر اپنی سابقہ جگہ پر چلا جاتا ہے اور وزن کو کم کرنے کا یہ چکر چلتا رہتا ہے۔ یورپین ممالک میں دردیوار پر موٹاپے کو کم کرنے کے اشتہارات کی کثرت کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یورپ کو جو سب سے بڑا مسئلہ درپیش ہے وہ موٹاپا ہے۔

قرآن کریم نے ایک نہایت خوبصورت اصول بیان فرما کر اس بیماری کی موثر روک تھام کے لئے مسلمانوں کی راہنمائی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
وَلَا تُسْرِفُوْا

کہ تمہیں کھانے پینے سے منع نہیں کیا جاتا۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ کھانے پینے میں اسراف نہ کرنا۔ اسراف کئی طرح سے ہوتا ہے۔ خوراک کو ضائع کرنے سے بھی اور بسیار خوری سے بھی۔ اعتدال پر کھانا کھانے کے نتیجہ میں انسان بے شمار امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ملتی ہے۔ کہ آپ کی زندگی قرآن کریم کے گرد ہی گھومتی تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے معدہ کا تہائی حصہ خوراک سے بھرو۔ تہائی حصہ پانی کے لئے چھوڑ دو اور تہائی حصہ خود معدہ کے لئے چھوڑ دیا کرو۔ ایک اور جگہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کم خور ہوتا ہے۔ جبکہ کافر پُرخور یا بسیار خور۔

ایک مرتبہ یمن کے مسلمانوں نے ایک حکیم کو اس غرض سے مدینہ بھجوایا کہ وہ وہاں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا علاج معالجہ کرے۔ حکیم صاحب چند دن مدینہ ٹھہرے۔ ایک روز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ کہ مجھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں کہ یہاں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو مریض ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمیں بیماری کیوں آئے جبکہ ہم صرف اس وقت کھاتے ہیں جب ہمیں بھوک لگے۔ اور ابھی کچھ بھوک باقی ہوتی ہے تو ہم غذا سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔

اس ارشاد نبوی سے یہ سنہری اصول ہمیں معلوم ہوا کہ کبھی بھی پیٹ کو کھانے سے بہت بھرنا نہیں چاہئے بلکہ بہتر ہے کہ ہر وقت کچھ بھوک محسوس ہوتی رہے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے بڑے زور سے ڈکار لی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر تو اپنے معدہ کو پوری طرح نہ بھرتا تو تجھے ڈکار بھی نہ آتی۔

صوفیاء نے بھی تجربہ کے بعد یہ کہا ہے کہ خدا تک پہنچنے کے لئے اور اعلیٰ روحانی مراتب حاصل کرنے کے لئے کم خوری ضروری ہے۔ صوفیاء کی مثل ہے کہ کم خوردن۔ کم گفتن کم خفتن روحانی مدارج کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ یعنی کم کھانا۔ کم بولنا اور کم سونا کم خوری کے نتیجہ میں نیند بھی اعتدال پر آجاتی ہے۔ اور عبادات میں بھی زیادہ لطف آتا ہے۔

حضرت اقدس ... نے ایام جوانی میں متواتر چھ ماہ روزے رکھنے کے علاوہ اپنی خوراک اتنی کم کر دی تھی کہ دن بھر میں چند تولے سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ حضور فرمایا کرتے تھے۔ کہ ان ایام میں انوار الٰہی کا نزول موسلا دھار بارش کی طرح مجھ پر ہوا۔ اور کشوف، رؤیا و الہامات ایک تیز آندھی کی طرح مجھ پر نازل ہوئے

اسلام کے پانچ ارکان میں ایک اہم رکن رمضان کے روزے بھی رکھنا ہے اس کا بھی ایک مقصد مومنین کے اندر کم خوری کی عادت پیدا کرنا ہے۔ اور معدہ کو یہ عادت ڈالنا مقصود ہے۔ کہ وہ زیادہ غذا کا مطالبہ نہ کرے۔

کم خوری کے نتیجہ میں جسم اعتدال پر رہتا ہے۔ موٹاپے سے نجات ملتی ہے۔ متوسط جسم چست رہتا ہے۔ دماغ حاضر رہتا ہے۔ ہاضمہ درست رہتا ہے اور بہت ساری بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ حکماء کے نزدیک بیماریوں کی جڑ معدہ کی خرابی ہے۔ اگر معدہ صحیح طور پر کام نہ کر رہا ہو تو سارے جسم کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور معدہ کو اعتدال پر رکھنے کا صرف ایک ہی نسخہ ہے۔ اور وہ ہے اس پر زیادہ بوجھ نہ ڈالنا۔ یعنی کم خوری کی عادت۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ایک دفعہ ڈاکٹر نے میرے لئے جو غذا تجویز کی۔ میں نے اس کے مطابق جب پھلکے بنائے تو مجھے حیرت ہوئی کہ میں تو اس سے کہیں کم غذا پر گزارا کرتا ہوں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت اقدس ... نے جو چھ ماہ کے متواتر روزے رکھے۔ اور عمر بھر کم خوری کی۔ اس کا اثر ہم میں بھی آگیا ہے۔ اور ہم بھی زیادہ نہیں کھاتے۔

یورپ میں کثرت سے ایسے معالجاتی ادارے قائم ہو گئے ہیں۔ جہاں پر صرف فروٹ جوس اور نہایت کم غذا کے ذریعہ کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔ اور کثرت سے اس موضوع پر کتب شائع ہو رہی ہیں۔ کہ اپنی روزانہ خوراک میں تخفیف کی جائے۔ انسانی جسم کو ضرورت وٹامنز پروٹینز کیلشیم وغیرہ کی ہے۔ جو تھوڑی مگر متناسب غذا سے میسر آجاتے ہیں نہ کہ پیٹ کو لبالب بھرنے سے۔

تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جو لوگ رات کو بسیار خوری کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کے لئے تہجد کے لئے اٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ بسیار خوری کے نتیجہ میں ایک غنودگی سی طاری ہو جاتی ہے۔ اور جسم بوجھل ہو جاتا ہے۔ نیند کا غلبہ رہتا ہے۔

پس ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ بموجب حکم قرآنی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا تو لے۔ لیکن وَلَا تُسْرِفُوْا کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے بسیار خوری سے اجتناب کرے کہ یہ دینی اور جسمانی لحاظ سے اتھا کے لئے بہتر ہے۔

حضرت مصلح موعود کی ایک تمنا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقف جدید کے بارے میں احباب جماعت کے نام اپنے پیغام میں فرمایا تھا۔

"ممکن ہے، اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا (ذاتی) چندہ چوبیس پچیس ہزار یا اس سے زیادہ ہو جائے"

حضرت مصلح موعود کی ہر نیک تمنا پر ہر مخلص احمدی کے دل میں بھی ویسی ہی نیک تمنا کا جنم لینا ایک طبعی امر ہے۔ بہت ہیں جو اس خواہش کی تکمیل کی طرف حسب توفیق قدم اٹھائیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ سینکڑوں ہزاروں ایسے صاحب حیثیت مخلص جماعت کو نصیب ہوں جن میں سے ہر ایک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس تمنا کو پورا کرنے والا ہو۔

(ناظم مال و وقف جدید)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔
(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غیر ملکی ڈائریکٹر تعلیم کے اپنے احمدی دوستوں کے متعلق تاثرات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیرالیون)

ایک غیر ملکی مسمی رابرٹ [illegible] ۱۹۵۶ء میں نیروبی (مشرقی افریقہ) سے یہاں وہ بطور انسپکٹر آف سکولز کام کرتے تھے تبدیل ہو کر سیرالیون آئے اور حکومت کی طرف سے ترقی دے کر ڈائریکٹر تعلیم بنا دیئے گئے۔ وہ ایک مرتبہ فروری ۱۹۵۶ء میں سکولوں کے معائنہ کے لئے "بو" آئے۔ ہمارے سکول کے کام سے بہت خوش ہوئے اور سکول کی لاگ بک پر انہوں نے بڑے اچھے ریمارکس دیئے۔

وہ چونکہ سیرالیون میں نئے نئے آئے تھے میں نے یہ خیال کیا کہ انہیں احمدیہ مشن اور جماعت کے متعلق کچھ واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ چنانچہ انہیں سلسلہ کی چند انگریزی کتب پیش کر کے میں نے جماعت کے متعلق زبانی بھی تعارف کرایا۔ یہ باتیں سن کر ہنستے ہوئے کہنے لگے میں تو عرصہ سے نہ صرف آپ کے مشن سے متعارف ہوں۔ بلکہ آپکی جماعت اور مبلغین کے مداحوں میں سے ہوں اور بہت کچھ جانتا ہوں اور آپ کی جماعت کے افراد کے اعلیٰ اخلاق اور حسن کردار سے بہت متاثر ہوں اور کئی ایک سے میرے دوستانہ مراسم بھی رہے ہیں نیروبی کے محکمہ تعلیم میں آپ کے کئی سرکردہ ممبر میرے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔ ان میں سے اپنے ایک احمدی دوست محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب (مرحوم) کو تو ان کی علمی قابلیت اور بلند اخلاق اور امانت و دیانت کی وجہ سے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا وہ بھی میری طرح وہاں انسپکٹر آف سکولز تھے اور میں ان کی شخصیت اور حسن معاملہ سے بہت متاثر تھا۔

شیریں پھل دینے والا درخت:-

اس پر میں نے عرض کیا آپ نے انجیل مقدس میں حضرت مسیحؑ کا یہ قول پڑھا ہوگا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اپنے احمدی دوستوں اور ساتھیوں کے متعلق آپ کی یہ رائے بڑی صائب اور قابل قدر ہے۔ حضرت مسیحؑ کے قول کی روشنی میں آپ کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا آپ کے احمدی دوستوں کا کردار اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ جس روحانی درخت سے احمدی وابستہ ہیں وہ سچا اور شیریں پھل دینے والا درخت ہے۔ جو اپنے مخلص پیروؤں کو اعلیٰ اخلاقی اور روحانی معیار پر قائم کرتا ہے۔ پھل میٹھے درخت کے ہی میٹھے ہو سکتے ہیں کڑوے کے نہیں۔ میں نے انصاف کی رو سے کام لے کر آپ کے سامنے حقیقت کا اظہار اور اپنی تاثر اور تجربہ بیان کیا ہے۔ ورنہ میں ابھی تک آپ کی جماعت کے بانی کو اور تعلیم پر غور کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہو سکا

ممبر دار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خادم مسجد کی ضرورت

ایک ایسے خادم مسجد کی ضرورت ہے جو محنتی اور مخلص احمدی ہو۔ اگر وہ مالی کا کام بھی کر سکتا ہو۔ نیز اس کے پاس اپنا سائیکل ہو۔ اردو لکھ پڑھ سکتا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ فی الحال سنگل رہائش کے لئے جگہ موجود ہے۔ ضرورتمند حضرات خود ملیں اور اپنے حلقہ کے صدر کی چٹھی ہمراہ لائیں۔ تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ ہوگا۔

(صدر جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

امراء اضلاع و صدر صاحبان جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

میٹرک کے امتحانات ہو چکے ہیں آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور یہ کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں۔ جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔ نیز ان کو ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

نوٹ:- امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال سے کو بڑھانے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنیؓ" ہے۔ جس میں اول، دوم اور سوم انعامات ۲۰۰/- روپے ۱۵۰/- روپے اور ۱۰۰/- روپے نقد مقرر ہیں۔

شرائط مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

(۲) پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(۳) مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء سے پہلے مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور اپنا مضمون خوشخط مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(بقیہ ص ۳)

میں کیسا کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ رنج و راحت اور عسر و یسر میں اس کا تعلق اپنے رب سے ٹوٹتا تو نہیں۔ وہ ناشکرا تو نہیں بن جاتا۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ "حکایت حال شکایت ذوالجلال" یعنی اپنی تنگی اور عسرت کا کسی سے ذکر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی شکایت ہے اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا بندہ جو اس پر ایمان لایا ہے۔ کسی اور سے اس کی شکایت کرے۔ پس مرکزی چیز تو راضی برضا رہنا اور محبت وفا اور اخلاص دکھانا ہے۔

پس میرے عزیز اور بھائیوں

ہمیشہ راضی برضا رہو۔ ایمان کی پہلی منزل تو تسلیم و رضا ہے اور یہی سمجھو کہ ہر چہ از دوست رسد نیکوست، جو قانع ہے۔ وہ ہر غم سے بے نیاز ہے اور جو حریص ہے وہ فقیر ہے چاہے اسے ساری دنیا ہی کیوں نہ مل جائے۔ اصل مقصد تو خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی ہے۔ جو اس کے شکر گزار بندوں کو ملتی ہے لیکن اس کے شکر گزار بندے بہت تھوڑے ہیں

"وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ"

خدا ہمیں اس گروہ میں شامل فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام دنیا کے کناروں تک

حضور ایدہ اللہ کے تبلیغی دورہ کے ایمان پرور مناظر

ربوہ کے حسب ذیل دو حلقوں میں وکیل المال اوّل مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ۱۷ اور ۱۸ اپریل کو علی الترتیب دارالعلوم جنوبی اور محلہ ناصر آباد میں سلائیڈز اور فلم کے ذریعہ عشائیہ کے بعد دو ایمان پرور مناظر دکھائے جو حضور ایدہ اللہ کے تبلیغی سفروں پر مشتمل تھے۔ یہ سفروں کا سلسلہ بفضل خدا۔ یورپ، امریکہ، کینیڈا اور افریقہ میں وسیع پیمانے پر اشاعت حق کا موجب ہوا۔ نیز سرزمین سپین میں ۷۴۴ سال کے بعد ایک نئی مسجد کی تعمیر کے سامان پیدا ہوئے۔ ان مناظر کے دکھانے سے پہلے مکرم چوہدری صاحب وکیل المال اوّل نے تحریک جدید کی مالی قربانی کی طرف بھرپور توجہ دلائی اور ان حلقوں نے جملہ افراد کے سو فیصد شمولیت کا یقین دلایا۔

(۱) محلہ دارالعلوم جنوبی زیر صدارت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب۔ زعماء انصار و خدام مکرم محمد صدیق صاحب اور مکرم مقبول احمد صاحب نے تعاون فرمایا۔

(۲) محلہ ناصر آباد۔ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید اور انصار و خدام کے عہدیداروں نے تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ جملہ تعاون فرمانے والے احباب کو حسنات دارین عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمود احمد سعید کارکن وکالت مال اوّل)

انعامی مقالہ برائے ممبرات لجنہ اماء اللہ

عنوان:۔ سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انعام:۔ اوّل، دوم، سوم بالترتیب ۳۰۰/- ۲۰۰/- ۱۰۰ روپے۔

حجم:۔ ۵ تا ۷ ہزار الفاظ

(۱) مقالہ خوشخط اور فل سکیپ کاغذ پر لکھا ہو۔

(۲) مقالہ کے آخر میں فہرست کتب جن سے استفادہ کیا درج ہو۔

(۳) تمام اقتباسات کے ساتھ مکمل حوالہ درج ہو۔ یعنی نام کتاب، مصنف اور صفحہ نمبر درج ہونا ضروری ہے۔

(۴) مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۱ء ہے۔

(۵) تمام صدروں سے درخواست ہے کہ صرف معیاری مقالہ مرکز میں ارسال کریں۔

(۶) کم از کم ۵۰ مقالہ جات وصول ہونے کی صورت میں انعام دیا جائے گا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

خدام اپنے فارغ وقت میں ٹائپ۔ شارٹ ہینڈ (اردو اور انگلش) کی ٹریننگ حاصل کریں۔ شعبہ کی طرف سے کلاسز کا باقاعدہ انتظام موجود ہے نیز لیسٹینو ٹیپ کے جینیو گرافر کا مکمل کورس خدام کو کروایا جاتا ہے۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں

اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تعطیلات موسم گرما اور وقف عارضی

اساتذہ اور طلباء کے لئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضور فرماتے ہیں کہ

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے۔ انہیں بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔"

فرمایا:۔

"بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو کرنے پڑیں گے۔ ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے۔ اس کی انہیں نگرانی کرنا ہوگی اور اسے منظم کرنا ہوگا۔

فرمایا:۔

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ۔ کالجوں کے عہدیدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں سکولوں کے بعض طلباء ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

فرمایا:۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا۔

چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت خصوصاً اساتذہ اور طلباء کو حضور کے ارشاد کی روشنی میں وقف عارضی میں اپنے نام دے کر اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے مفید وجود بنانا چاہیئے۔ وقف عارضی اپنے گاؤں یا شہر کے سوا کسی جگہ کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ استثنائی طور پر کراچی اور لاہور کے دوست اپنے شہر میں وقف کر سکتے ہیں۔

نام وقف مربی مقامی یا دفتر ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

درخواست ہائے دعا

(۱) جماعت احمدیہ بہاولپور کے ایک بزرگ احمدی حاجی احمد بخش صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ آج کل بہت بیمار ہیں اور پیٹ میں درد رہتا ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم صحت و تندرستی سے نوازے۔ اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے آمین یا رب العالمین۔

(شریف احمد مربی سلسلہ مقیم بہاولپور)

(۲) مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب (ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ) کا حال ہی میں اپنڈکس کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمود احمد ناصر سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

(۳) خاکسار کے والد چوہدری اللہ دتہ صاحب سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(احمد اکرام پراپرٹی ڈیلر کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

(یکم اگست ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء)

نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عنایت	سرگودھا شہر	۳۵۰ -
بیگم صاحبہ میجر محمود احمد صاحب	"	۲۵۰ —
ملک عطاء الرحمٰن صاحب	"	۱۲ - —
میاں وسیم احمد صاحب الحمراء الیکٹرک	"	۱۸۰ —
محمد مقدس صاحب	"	۱۰ - —
بیگم صاحبہ ملک عبید اللہ صاحب	"	۲۰ - —
شیخ سعید الرحمٰن صاحب پراچہ	"	۱۰۰ —
بیگم صاحبہ محمد سلیم صاحب پراچہ	"	۱۰ —
بیگم صاحبہ شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ	"	۱۰ —
حاجی عبد الرحمٰن صاحب	"	۲۰ —
ملک عبد الرحیم صاحب	"	۳۰ —
صفیہ اوبل صاحبہ	"	۱۰ —
شگفتہ شاہین صاحبہ	"	۳۰ —
صالحہ خاتون صاحبہ	"	۱۰ —
طاہرہ انور صاحبہ	"	۱۰ —
اللہ رکھی صاحبہ	"	۵۰ —
چوہدری محمد دین صاحب انور	"	۵۰ —
شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ	"	۴۰۰ —
سید محمود جنود اللہ صاحب	"	۱۰۰ —
حکیم فرید الدین صاحب مرحوم	"	۵۰ —
شیخ نعیم الرحمٰن صاحب	"	۵۰ —
آمنہ بیگم صاحبہ والدہ محمد اسلم صاحبہ	"	۲۰۰ —
شاہدہ صاحب پاشا	"	۱۰ —
ارشد صاحب	"	۱۰ —
شگفتہ بیگم صاحبہ	"	۲۰ —
صفیہ اشرف صاحبہ	"	۱۵ —
صادقہ خلیل صاحبہ	"	۱۵ —
سلیمہ مسعود صاحبہ منجانب حضرت اقدس ایدہ اللہ	"	۱۰ —
فہیم احمد صالح صاحب	"	۳۵ —
شاہنواز احمد صاحب	"	۱۰ —
زبیر احمد صاحب منجانب حضرت اقدس ایدہ اللہ	"	۲۰ —
" " " خود	"	۲۰ —
نسیم لطیف صاحب	"	۱۰ —
ارشد تنویر صاحب	"	۱۰ —
شہریار محمود صاحب	"	۵۰ —
غلام رسول صاحب	"	۱۰ —
منصور احمد صاحب ودود میڈیکل سروس	"	۷۰ —
شمیم لطیف صاحبہ منجانب حضور اقدس ایدہ اللہ	"	۲۰ —
تسنیم لطیف صاحبہ	"	۲۰ —
عبد الغفار صاحب سیکرٹری مال	"	۴۷۶-۵۰
رضیہ باجوہ صاحبہ	"	۲۰ —
بیگم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	سرگودھا	۵۰ —
" " محمود احمد صاحب	"	۱۵ —
نذیر بیگم صاحبہ منجانب مقصود احمد صاحب وڑائچ	"	۴۰ —
بیگم مبارک احمد صاحب چوہدری	"	۴۰ —
صفیہ اشرف صاحبہ	"	۲۰ —
ملک عبد الرحیم صاحب	"	۱۳۰ —
چوہدری عنایت اللہ صاحب	"	۲۰ —
عمران احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور صاحب	"	۱۵ —
کرامت النساء بیگم صاحبہ	"	۲۰ —
امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ محمد اسلم صاحب باجوہ	"	۲۰ —
نعیم الرحمٰن صاحب درد	"	۱۰ —
ڈاکٹر عبد الغفور صاحب ضابطہ	"	۱۰ —
زبیر احمد صاحب وڑائچ	"	۳۰ —
فہیم احمد صاحب منجانب خود	"	۲۰ —
" " " حضور اقدس	"	۱۰ —
چوہدری عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ	"	۱۰ —
میاں عبد الماجد صاحب	"	۱۰ —
شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ	"	۱۰۰ —
چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۱۰ —
طاہرہ صاحبہ بنت حاتم علی صاحب	"	۱۰۰ —
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب	"	۱۰ —
عبد الوحید عاشق محمد صاحب	"	۱۰ —
محمود احمد صاحب	"	۲۰ —
امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ چوہدری عزیز اللہ صاحب	"	۲۰ —
چوہدری عزیز اللہ صاحب	"	۳۰ —
ڈاکٹر کریم احمد صاحب ناصر	"	۱۰ —
طاہرہ ظہیر صاحبہ	"	۵۰ —
چوہدری محمد امجد صاحب	"	۲۵ —
نسیم لطیف صاحب منجانب خود	"	۲۰ —
" " " حضور اقدس	"	۲۰ —
راشدہ تنویر صاحبہ	"	۱۰ —
شہریار محمود صاحب	"	۷۰ —
غلام رسول صاحب	"	۱۰ —
آمنہ بیگم صاحبہ والدہ محمد اسلم صاحب	"	۲۰۰ —
شمیم لطیف صاحبہ اہلیہ حمید احمد صاحب	"	...
منصور احمد صاحب ودود ڈرگز	"	...
شاہنواز احمد صاحب	"	...
نواب بی بی زوجہ عنایت اللہ صاحب	"	—
بیگم میجر محمود احمد صاحب	"	—
ملک عطاء الرحمٰن خالد صاحب		—
میاں وسیم احمد صاحب		—
نواب بی بی صاحبہ	"	—
محمد مقدس صاحب	"	—
بیگم ملک عبید اللہ صاحب	"	—
شیخ سعید الرحمٰن صاحب پراچہ	"	۱۰۰ —
بیگم ملک محمد سلیم صاحب پراچہ	"	۱۰ —
امۃ الوہاب صاحبہ	"	۱۰ —
حاجی عبد الرحمٰن صاحب	"	۱۰ —
شیخ نعیم الدین صاحب	"	۱۰ —
شاہدہ احمد صاحب پاشا	"	۱۰ —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت (بقیہ صفحہ اول)

کی طرف توجہ نہیں ہے۔ حلوائی کی دکان سے مٹھائی خرید لیں گے۔ لیکن تفسیر ... (حضرت اقدس ناقل) جس کی پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں اس کی طرف توجہ نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر انگریز بچے نے اپنے گھر میں علیحدہ لائبریری بنا رکھی ہوتی ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ ایک کتاب خرید لی تو وہ چلا۔ پانچ بچوں کے لئے کافی ہو گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے دورِ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آکسفورڈ میں ایک علیحدہ بہت بڑی لائبریری قائم ہے۔ جس میں دنیا بھر کی کتب جمع ہیں۔ اس کے باوجود ہر طالب علم نے اپنی علیحدہ لائبریری بنا رکھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرے علم میں نہیں آیا کہ کبھی کسی لڑکے نے اپنے کسی دوست سے کتاب مانگی ہو۔ میں نے اگر کسی کے پاس ایک کارآمد کتاب دیکھی ہے تو وہاں پر یہ تصور ہی نہیں ہے کہ میں اس سے وہ کتاب مانگوں بلکہ میں یہ کروں گا کہ خود کتاب خریدوں گا۔ اکثر لڑکوں نے کتابوں کی دکان پر اپنا حساب کھلوا رکھا ہوتا ہے۔ وہ دکان پر جائے گا اور کتاب خرید لے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت کی طرف سے بچوں کے لئے شائع کی جانے والی کتب کا بڑے تعریفی انداز میں ذکر کیا۔ اور فرمایا خدام الاحمدیہ نے بڑی ہمت کی۔ انہوں نے ابتدا کی ہے اور اچھی کتابیں شائع کرنا شروع کی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا تو دل کرتا ہے۔ اور میں اس کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ کہ بچوں کی ایک ہزار ایسی کتب ہوں۔ اس وقت تو خدام الاحمدیہ کا شائع کردہ بارہ کتب کا ایک سیٹ ہے۔ اور اس کے بکنے کی صورتِ حال بھی یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ والے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر گاہک کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے ایک صاحبزادے کے ذوقِ مطالعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے ایک بچے کو کتابیں پڑھنے کا اتنا شوق پیدا ہو گیا کہ اس کی عمر چھ سات سال کی تھی۔ جبکہ وہ اپنے جیب خرچ کا تمام حصہ کتابیں خریدنے پر صرف کر دیتا تھا۔ کھلونے یا مٹھائی نہیں خریدتا تھا۔ لیکن اس پر ظلم یہ ہوا کہ ایک وقت ایسا آیا کہ اس کی جیب میں پیسے تھے اور وہ کوئی کتاب خریدنا چاہتا تھا۔ لیکن ساری دکان میں ایک بھی کتاب ایسی نہیں تھی جو اس نے پڑھی نہ ہو۔ اس کے مطالعہ کی تیزی کا یہ عالم تھا کہ اسے پڑھنے کی کوئی کتاب ہی نہیں مل رہی تھی۔ (باقی)

دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنیوالے احباب

اور

درخواستِ دعا

مندرجہ ذیل احباب اور بہنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت اور یادگار تحریک برائے ضرورت دیگیں میں شمولیت فرماتے ہوئے اپنے عطایا ادا فرما دیئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان سب کی یہ قربانی اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ ان کو حسنات دارین سے نوازے اور ان کے اموال و اخلاص میں برکت بخشے۔ آمین

دعا کی غرض سے ان کی پانچویں فہرست شائع کروائی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے (ناظر ضیافت)

۷۶	مکرم ملک جمیل احمد خان صاحب کراچی	ایک دیگ
۷۷	مکرم ملک منیر احمد خان صاحب "	"
۷۸	مکرمہ مسز مبارکہ مقناطیس صاحبہ لالہ زار راولپنڈی	"
۷۹	مکرم شیخ اقبال احمد صاحب شاف کالج روڈ کوئٹہ چھاؤنی	"
۸۰	مکرم حافظ محمد عمر صاحب بذریعہ سیکرٹری مال ڈیرہ غازیخان	"
۸۱	احباب جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر (سندھ)	"
۸۲	مکرم چوہدری نعمت اللہ خان صاحب حیدرآباد سندھ	"
۸۳	مکرم میر نور احمد صاحب تالپور " "	"
۸۴	مکرمہ مسز افتخار احمد صاحبہ " "	"
۸۵	مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب نشیمن اسٹیٹ ایجنسی سرگودھا شہر	"
۸۶	مکرم چوہدری سید محمد صاحب وڑائچ سرگودھا	"
۸۷	لجنہ اماء اللہ سرگودھا شہر	"

بہشتی مقبرہ کے متعلق

ضروری اعلان

بعض احباب بہشتی مقبرہ میں اپنے مرحومین کی قبروں پر چپس (Chips) وغیرہ انہیں خوشنما بنانے کی غرض سے ڈال دیتے ہیں۔ یہ ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ اسی طرح پھول ڈالنے اور دوسری بدعات کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ پس ہمارے احباب کو اس قسم کی بدعات کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے۔

یہ باتیں مرحومین کو کوئی فائدہ اور خوشی نہیں پہنچاتیں۔ ہاں ہماری وہ دعائیں جو ہم اپنے مرحومین کے لئے کرتے ہیں۔ ضرور ان کی ترقی درجات کا باعث ہوتی ہیں۔ ہماری جماعت کا عزم ہے کہ ہم ہر قسم کی بدعات سے پاک اسلام کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ پس امید کی جاتی ہے کہ ہمارے احباب آئندہ اس قسم کے امور سے بھی اجتناب فرمائیں گے۔

(ناظر بہشتی مقبرہ)

اکسیر اُپھارہ

ثقل اور برسیم کے اپھارہ کے لئے
فی پیکٹ ۲/- روپے درجن ۱۸/- روپے
گرس ۲۰/۶۰ روپے بونس علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر
مفت لے
کیور ویٹرینری کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
— پاکستان —
کراچی۔ لاہور۔ ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

کئی سال سے آپ کی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
• سکنی و زرعی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ
کی خرید و فروخت کے لئے
آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۵ فون گھر ۳۵۵۰۰
— کو ہمیشہ یاد رکھیں —

نظام کاجل
نظر اور آنکھوں کی
خوبصورتی کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷